کلامِ اقبالؒ

(اردو)

جس کھیت سے ... میسر نہ ہو روزی — اس کھیت کے ... کو جلا دو

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی ... — تو شاہیں ہے ... پہاڑوں کی چٹانوں میں

اٹھا ساقیا ... پردہ اس راز سے — لڑا دے ممولے کو شہباز سے

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا — ... سے ... جاتی ہیں

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں — جو ہو ... پیدا تو ... ہیں

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں — کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

... عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

یہ مال و دولتِ دنیا ... — ... لا الٰہ الا اللہ

نہیں ہے نا امید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے — ... ہو تو یہ ... بڑی ... ہے ساقی!

...

یہ ... کی ... نکتہ ...

یہ ... سے ... ہے ... وجود — ... ہوتی ہے ... سے پیدا

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن — ... کردار میں ...

یہی مقصودِ فطرت ہے ... — ... کی جہانگیری ... کی فراوانی

تو ... طریقت میں ... ہو جا — ... ہے باقی ...

میں ناخوش ... — ... لیے ... اور ... دو

اے مسلماں اپنے دل سے پوچھ ... — ... اللہ کے بندوں سے کیوں

ہر لحظہ ہے ... کی شان ... — ... گفتار میں ... اللہ کی برہان

آئینِ جوانمرداں ... — اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اے طائرِ لاہوتی! اس ... سے ... اچھی